سخنان

دل و دماغ کو اپنی شعاعوں سے منور کرنے والا ماہنامہ جن دنوں سے علاقہ رکھتا ہے ان میں ۱۳؍رجب ہے جس دن امیر المومنین، امام المتقین، یعسوب الدین، غالب کل غالب، مطلوب کل طالب حضرت علی ابن ابی طالب علیہما الصلوٰۃ والسلام کی عید میلاد ہے۔ ۲۴؍رجب فتح خیبر کا دن ہے، ۲۵؍رجب کو امام سابع حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی، ۲۶؍رجب کو محسن اسلام و مربیٔ رسول اسلام حضرت ابوطالب علیہ السلام نے رحلت فرمائی، ۲۷؍رجب کو سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث بر سالت ہوئے اور آج ہی کی شب مرسل اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی، ۲۸؍رجب کو امام سوم سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء نے تحفظ قرآن واسلام اور رسول مقبول کی امت کی اصلاح کے لئے اپنے محبوب و مالوف وطن کو خیر باد کہا اور ۳؍شعبان المعظم کو آپ ہی یعنی محسن انسانیت فرزند رسول الکونین امام المشرقین جگر پارۂ زہراؑ قرۃ العینین علی حضرت حسین سید الشہداء اروا حنالہ الفداء کے جشن ولادت باسعادت کا روز ایمان افروز ہے۔

مذکورہ ذوات مقدسہ کو ہمیں زبان سے نہیں عمل سے خراج عقیدت اس طرح پیش کرنا ہے کہ حالات ہمیں نہ بدل سکیں بلکہ ہم حالات کو بدل دیں۔ اللہ کا رسول اور معصومین علیہم السلام کی اطاعت کرتے ہوئے تحفظ وترویج اسلام کے لئے ہر ممکن قربانی دینے کو تیار رہیں اور ترقی قوم واصلاح معاشرہ کے لئے سعی پیہم جاری رکھیں۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے بانی قدوۃ العلماء مولانا آقا حسن صاحب قبلہ اور ان کی تحریک دینداری و بیداری

''صحیفۃ الملت''، معروف بہ لخت جگر (مصنفہ لسان القوم مولانا سید علی نقی صفی لکھنوی) میں ہندوستان میں شیعوں کی مجمل تاریخ اور بنائے شیعہ کانفرنس کے تحت صفحہ ۷ تا ۱۰ پر تحریر ہے کہ ''شیعوں کے خیالات میں بھی کسی حد تک آزادی کی لہر دوڑ چکی تھی اور علماء بھی رفتار زمانہ کو نہایت صبر وتحمل سے دیکھ رہے تھے اور یہ خیال پیدا ہو ہی گیا کہ ضرورت زمانہ کے موافق شیعوں کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ مولانا سید آقا حسن قبلہ مجتہد لکھنؤ ایک خاص دل و دماغ اور مزاج زمانہ کے بہترین نبض شناس عالم تھے انہوں نے شیعوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کو ملحوظ رکھ کر ۱۳۱۹ھ میں انجمن صدر الصدور کی بنیاد ڈالی، اس کے صدر عماد العلماء جناب سید مصطفی عرف میر آغا صاحب قبلہ (مرحوم) مجتہد اور متولی شمس العلماء مولانا جناب سید محمد حسین عرف علن صاحب قبلہ مجتہد اور (منصرم) سکریٹری مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مجتہد اور نائب منصرم جناب مولوی سید علی غضنفر صاحب مقرر ہوئے۔ اس زمانے میں اس کی مخالفت محسن الملک سید مہدی علی خانصاحب، بدر الدین طیب جی جسٹس بمبئی سر آغا خان صاحب اور میر سید حسین صاحب بلگرامی جیسی مقتدر ہستیوں نے کی مگر یہ انجمن اپنا کام کرتی رہی اور اس کی بڑی غرض یہ تھی کہ آزاد خیالی کو بڑھنے نہ دے اس انجمن نے ایک خاص عربی مدرسے کی بنیاد لکھنؤ میں ڈالی اور پیشنماز و واعظین کا تقرر اس کی جانب سے ہوا یہاں تک کہ ۱۳۲۲ھ میں جب ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس لکھنؤ میں ہونے لگا اس وقت بذریعہ تحریرات وفتاویٰ علماء نے اعلان کیا کہ جب تک علی گڈھ میں تعلیم دینی کا پورا بندوبست شریعت کے موافق نہ ہو جائے علیگڈھ کالج میں کسی شیعہ کو روپیہ نہ دینا چاہئے اس پر اخبارات نے علماء کے خلاف سخت سے سخت مضامین لکھے۔ زمانے نے خیالات میں کچھ عجیب مدوجزر کی کیفیت پیدا کر دی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ قومی مفاد کے لئے یہ قرار پایا کہ انجمن صدر الصدور کے سالانہ جلسے لکھنؤ سے باہر کانفرنس کی صورت میں منعقد ہوا کریں۔ اس بارے میں اور ارا کین

شیعہ اور خود حضرات علماء میں اختلاف پیدا ہوا بالآخر جدید و قدیم تعلیم یافتہ حضرات نے قومی مفاد کے لئے مل کر مدتوں غور کیا اس میں خصوصیت سے مرزا محمد ہادی صاحب رسوا مرحوم، خواجہ غلام الثقلین مرحوم اور خود مولانا آقا حسن صاحب قبلہ نے گہری دلچسپی لی اور ان لوگوں نے انجمن صدر الصدور کی صورت بدل کر مذاق زمانہ کے موافق ایک کانفرنس کی بنا ڈالنے کا تہیہ کیا اور اس کا ایک ڈھانچہ مرتب کیا ....اور پہلا جلسہ ۶/ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو رفاہ عام کلب کی عمارت میں بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اور اس میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی بناء پڑی اور انجمن صدر الصدور اسی میں فنا ہو کر معدوم ہوگئی یا یوں کہئے کہ وہ مشکل بہ صورت کانفرنس ہوگئی۔ یہ سب سے بڑی انجمن ہے جسے آل انڈیا شیعہ کانفرنس کہتے ہیں............تمام ملک خصوصاً قریہ اور دیہات میں شیعہ مجتہدین کا کافی اثر تھا۔ انگریزی دانوں میں بیشتر حضرات کے قلوب کی چاہے جو حالت رہی ہو مگر بظاہر سب کے سب علماء پرست تھے۔ جدید اور قدیم تعلیم یافتہ حضرات ایک صورت میں نظر آتے تھے لیکن آزادی بڑھتی جارہی تھی۔ بعض بعض حضرات کے طرز عمل سے حضرات علماء اور اور بعض علماء کی بعض باتوں سے بعض تعلیم یافتہ حضرات کو شکایت پیدا ہو چکی تھی۔ مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مجتہد نے سوچ کر جدید تعلیم یافتہ کو پرانے خیال والوں سے ملانے کی بہتر صورت یہ نکالی کہ انجمن کا اجلاس کانفرنس کی شکل میں ہوا اور اس کی تشکیل اور تنظیم میں خواجہ غلام الثقلین مرحوم اور ڈاکٹر مرزا محمد ہادی رسوا مرحوم نے پوری مدد دی۔ ابتداءً اس انجمن صدر الصدور (یا اسے شیعہ کانفرنس کہہ لیجئے) کے قواعد قریب قریب وہی تھے جو مولانا آقا حسن صاحب قبلہ نے مرتب کئے تھے۔''

قدوۃ العلماء اور شیعہ کالج

زبدۃ العلماء مولانا آغا مہدی صاحب مرحوم ''تاریخ لکھنؤ حصہ دوم صفحہ ۱۳۱ پر رقمطراز ہیں کہ ''حضرت قدوۃ العلماء وہ بلند ہستی ہے جس نے شیعوں میں بیداری کی لہر دوڑائی اور انجمن صدر الصدور کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس کیا..........دنیائے صحافت کو معلوم ہو کہ پہلا پرچہ ماہنامہ ''معالم'' انہوں نے نکالا، پہلا اخبار ''الناطق'' ان کے گھر سے نکلا۔ وہ عوام کے مجتہد تھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے والے کے لئے وقت ملاقات مقرر نہ تھا۔ ان کو کہیں جانے کے لئے سواری کی ضرورت نہ تھی۔..........قدوۃ العلماء کی سادگی اور روحانیت اور خدمت خلق تن تنہا وہ مرکز تھی جس پر غیر مسلمین کو بھی ناز تھا۔''

ادیب اعظم مولانا سید محمد باقر شمس لکھنوی ''تاریخ لکھنؤ حصہ اول'' کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھتے ہیں کہ ''مولانا آقا حسن صاحب معقولات میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ قومی قیادت کی بھی ان میں بڑی صلاحیت تھی۔ انہوں نے شیعہ قوم کو ایک نئی زندگی بخشی، ان کا قومی پلیٹ فارم قائم کیا، شیعہ کانفرنس، شیعہ یتیم خانہ اور شیعہ کالج کی بنیاد ڈالی، اخبار اور پریس قائم کر کے بیداری کی لہر دوڑائی۔''

قدوۃ العلماء شیعہ کالج کی تحریک کے محرک و نگراں اور کالج کے لئے ایک بانی کی حیثیت رکھتے تھے۔ لسان الشعراء سید مجاور حسین تمنا مرحوم نے جو قطعۂ تاریخ تعمیر شیعہ کالج تصنیف فرمایا ہے جس سے اذہان کافی حد تک بنائے شیعہ کالج کی حقیقت سے آگاہ ہو سکتے ہیں، پیش ہے۔

لکھنؤ میں یہ عمارت بن گئی جس روز سے — قوم کی ہر فرد کے قلب و جگر کو چین ہے
کام پورا کیوں نہ ہوتا سر پہ تھے آقا حسن — خدمت مخلوق جن کا خاص نصب العین ہے
جن کے اخلاص عمل نے قوم کو دی زندگی — ہر قدم جن کا ترقی کے لئے بے چین ہے
یہ تمنا عیسوی میں سال ہے تعمیر کا — شیعہ کالج روضہ ہائے شاہ کے مابین ہے

(ادارہ)